بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ — ۱۰ رمضان ۱۳۹۱ھ، ۳۱ اخاء ۱۳۵۰ھش، ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء — نمبر ۲۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرمایا

تحریک جدید کا کام بنیادی اہمیّت رکھتا ہے اسکی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز ارشاد اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ لبّیک

ربوہ ۳۰ ر اخاء۔ کل ۲۹ ر اخاء بروز جمعۃ المبارک سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرمایا اور مخلصین جماعت سے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ وہ تحریک جدید کے کام کی بنیادی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو بہرحال پورا کریں گے۔ حضور نے پاکستان کی احمدی جماعتوں کے لئے چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ ۷،۹،۰۰۰ روپے مقرر فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر آج تحریک جدید کے دفتر اوّل کے اڑتیسویں (۳۸)، دفتر دوم کے اٹھائیسویں (۲۸) اور دفتر سوم کے ساتویں سال کا اعلان کرتا ہوں اور احباب جماعت سے یہ اُمید اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ گذشتہ سال اس چندہ میں جو کمی رہ گئی ہے، اس سال کے دوران اُسے نہ صرف پورا کر دیں گے بلکہ تحریک جدید کے چندہ کو وہ ۷،۹۰،۰۰۰ روپے تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اگرچہ کل جمعۃ المبارک کی تعطیل کی وجہ سے وکالتِ مال تحریک جدید کا دفتر بند تھا لیکن محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے بتایا ہے کہ حضور کا خطبہ سُنتے ہی مخلصین جماعت بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے لکھوانے لگے۔ چنانچہ نماز عصر تک جماعتی اور انفرادی طور پر احباب نے ۸۳،۰۰۰ ہزار روپے کے وعدوں کی پیشکش اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی اور اس طرح اپنے ایمان و اخلاص کا ثبوت بہم پہنچایا۔ جزاہم اللہ واحسن الجزاء۔

تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوا دیں اور اس مبارک تحریک میں حصّہ لینے کے لئے جسکی بنیاد سیّدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کیلئے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی، ایک دُوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کریں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ ر اخاء۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۹ ر اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لحظہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

کل ۲۹ ر اخاء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا جس میں حضور نے تحریک جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ چونکہ تاحال حضور گھٹنے میں تکلیف کی وجہ سے قعدہ کی حالت میں اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ اسلئے حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ حضور نے بیٹھ کر نماز جمعہ ادا فرمائی۔

ربوہ ۳۰ ر اخاء۔ مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر درس قرآن مجید کا دَور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جاری ہے۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب سورۃ آلِ عمران سے سورۃ مائدہ تک درس دے چکے ہیں اب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سورۃ انعام سے انفال تک کا درس دے رہے ہیں۔

میرے لڑکے عزیزم لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "شاہد ظہور احمد" تجویز ہوا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و سلامتی اور بابرکت لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(قائم الدین کاہلوں ۱۵۹ لیہ ضلع مظفر گڑھ)
T.D.2

مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" کے تحت ہمارے دو اور ڈاکٹر نائیجیریا پہنچ گئے

مکرم فضل الٰہی صاحب انوری انچارج نائیجیریا مشن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے دو اور ڈاکٹر مکرم عبد الرحمٰن صاحب بھٹہ ایم بی بی ایس اور مکرم منور احمد صاحب ایم بی بی ایس مع اہل و عیال اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت لیگوس (نائیجیریا) پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائے اور انہیں سرزمین بلالؓ کے باشندوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ وہاں اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی بلند کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سیکرٹری
مجلس نصرت جہاں ربوہ

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ؍ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعادت اور تقویٰ شعاری کا ایک خاص معیار

ایک حقیقی مومن کی تمام دینی اور دنیوی ترقیات تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ جب تک وہ تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرکے حقیقی معنوں میں متقی نہ بنے، اُس وقت تک اُس کے لئے دینی اور رُوحانی میدان میں کسی قسم کی ترقی کرنا ممکن ہی نہیں ہوتا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مومنین کی جماعت کے افراد فی الحقیقت تقویٰ کی راہ پر گامزن ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بہت سے معیار مقرر کئے ہیں۔ اِن میں سے ایک معیار یہ ہے کہ مال کی محبت اُن کے دلوں میں جگہ نہیں پاتی بلکہ وہ جائز ذرائع سے کماتے ہوئے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے ہردم تیار رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کئے بغیر تائید و نصرت الٰہی کے مورد نہیں بن سکتے۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"مال کا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔"
(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

جب ایک مومن اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تقویٰ شعار قرار نہیں پاسکتا جب تک کہ وہ اپنے عزیز مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہردم تیار نہ ہو اور چونکہ مومنوں کو ملنے والی ہر قسم کی ترقیات تقویٰ کے ساتھ ہی وابستہ ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کے لئے یہ امر لازمی قرار دیا ہے کہ شامل ہونے والا انفاق فی سبیل اللہ کے قرآنی احکام پر بھی بدل و جان عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہو اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے والا ہو کہ اُسے مال سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت ہے اور اِسی بناء پر وہ حزب اللہ میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اِس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کرسکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ تم صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا، تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا"
(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

حضور علیہ السلام نے احباب جماعت پر انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت ہی واضح نہیں فرمائی ہے بلکہ انہیں تلقین فرمائی ہے کہ وہ دین کی خاطر بطیبِ خاطر اپنے اموال خرچ کرنے میں ایک خاص معیار پر پہنچنے کی کوشش کریں اور وہ معیار یہی ہے کہ وہ اس لحاظ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلیں اور اللہیت کے اُسی جذبہ کے تحت اپنے اموال پیش کریں جس والہانہ طور پر وہ اپنے اموال پیش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیساکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کرکے دکھایا ایسا ہی تم بھی اُن کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔"
(الحکم جلد ۹ نمبر ۹ تا ۱۸)

حضور علیہ السلام کے اِن ارشادات سے واضح ہے کہ حضور انفاق فی سبیل اللہ کے لحاظ سے اپنی جماعت کو کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اِن ارشادات کا مدعا اور ماحصل یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے ان اموال کو جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کئے اپنے اموال نہ سمجھیں بلکہ انہیں خدا تعالیٰ کی ملکیت تصور کرتے ہوئے انہیں ہردم اور ہرآن خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار رہیں۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثالی قربانیوں کے فیضان کے زیرِ اثر ایسی ہی قربانیاں پیش کرکے نصرتِ دین کا فریضہ ادا کرنا منفرد طور پر ہماری ذمہ داری ہے، اس لئے کہ اس زمانہ میں اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا مشکل ترین کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مالی قربانیوں کے میدان میں بھی اسی طرح اپنے جوہر دکھائیں جس طرح صحابہ کرام رضؓ نے اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے دور میں اپنے جوہر دکھائے۔

آگ کے کنگن

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سونا اور چاندی جمع رکھنے اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ
نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا
مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۳۵)

یعنی وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اُس دن ہوگا جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اُس سونے اور چاندی سے اُن کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائیگا، یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے، اس کا مزہ چکھو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوں پر لرزہ طاری کر دینے والا یہ خدائی انذار خوب کھول کھول کر لوگوں کو بتایا اور اِس طرح انہیں ترغیب دلائی کہ وہ اپنے اموال کو بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ ایک مالدار عورت اپنی بیٹی کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اُس عورت سے پوچھا کیا ان کنگنوں کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو؟ اُس نے جواب دیا نہیں یا حضرتؐ! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سُنکر اُس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھوں سے کنگن اُتار لئے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے لئے ہیں جہاں چاہیں آپ خرچ فرمائیں۔ (بحوالہ ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

لوہے کی قمیص

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کرکے واضح فرمایا ہے کہ جو بھی بخل سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبرائیگا اس کے بخل کا وبال خود اسی کی اپنی جان پر ہی پڑیگا چنانچہ فرماتا ہے:۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ
وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَ
اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ
ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

(سورۃ محمد آیت ۳۹)

سُنو! تم وہ لوگ ہو جن کو اِس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔ اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو بُخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے ورنہ اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئیگا اور وہ تمہاری طرح بخل کرنے والے نہیں ہونگے۔

اِس آیۂ کریمہ کی روشنی میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعہ اس امر کو بڑے ہی لطیف پیرایہ میں واضح فرمایا کہ بخل کا وبال خود بخیل کی جان پر کیسے پڑتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینہ تک لوہے کی قمیص پہنی ہوئی ہے جس میں دونوں اپنی اپنی جگہ جکڑے ہوئے ہیں۔ سخی جب خرچ کرتا ہے تو اُس کی آہنی قمیص کا حلقہ کُھل جاتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کُھل جاتی ہے اور آخرکار وہ اس کی جکڑ بندی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی ہی جاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل صفحہ ۲۵۶/۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

152

خطبہ جمعہ

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کیساتھ شروع ہو چکا ہے اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونیکی کوشش کریں

خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت فرض قرار دی ہے اسے بجا لانا ہمارے لئے ضروری ہے

نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو نہ اس سے بچنے کے بہانے ڈھونڈو بلکہ وہی کرو جس کا خدا نے حکم دیا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ اخاء ۱۳۵۰ہش (۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم محمد یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے

سورۃ فاتحہ کے ساتھ حضور نے اس آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرۃ ۱۸۷)

اس کے بعد فرمایا:-

ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ ایک فرض عبادت ہے اور اسلام نے جو فرائض مقرر کئے ہیں، ان سب کے متعلق عموماً اور رمضان کے متعلق خصوصاً خود مسلمانوں میں مختلف قسم کے خیالات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

لوگوں کا ایک گروہ تو اب بھی پیدا ہوتا رہا ہے جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ فرض عبادت یا وہ نوافل جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوتے ہیں وہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے نفس سے تجویز کر کے بہت سی ریاضتیں بنائیں اور خود کو اپنے تجویز کردہ مجاہدہ شدیدہ میں ڈالا۔ حالانکہ

حقیقی اسلام کی روح

اسے تسلیم نہیں کرتی کیونکہ اگر ہم اسے تسلیم کریں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جو علم (نعوذ باللہ) ہمارے رب کو نہیں تھا وہ ان لوگوں کو حاصل تھا۔ یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ اپنے نفس سے مجاہدات اور ریاضتوں کو تجویز کرنا درست نہیں ہے۔ ہماری روحانی ترقی کے لئے اور ہمارے روحانی قویٰ کی صحت کے قیام اور ان کی نشوونما کے لئے جو بھی ضروری تھا وہ سب قرآن کریم میں موجود ہے اور اس سے زیادہ کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں اسلئے ایسے سب خیالات جو ایسی ریاضتوں پر منتج ہوتے ہیں اور انسان کو ایسے مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں، جن کا علم ہمیں قرآن کریم سے نہیں ملتا، باطل اور فاسد ہیں۔

انہی لوگوں میں سے ملتا جلتا یا اسی گروہ کا حصہ کہنا چاہیئے، ایک گروہ وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے زور سے اپنے رب کو راضی کرنے پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو سہولتیں اور رعایتیں دی ہیں اُن سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے مثلاً ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی بیماری میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں یا ایسی عمر جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں، وہ ایسی عمر میں بھی اپنے بچوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ ہر عبادت کے لئے ایک

بلوغت کا وقت

ہے، جب تک انسان اس بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے، اس پر وہ عبادت فرض نہیں ہوتی لیکن یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو کہا ہے کہ اس عمر میں روزے نہ رکھو اور نہ رکھواؤ لیکن ہم خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خود یا اپنے بچوں سے ایسی عبادتیں کروائیں گے کہ جن سے ہم نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کریں گے یہ فاسد خیال ہے۔ ایسا بیمار جس کے لئے روزہ رکھنا دوائی چھوڑنے یا بھوکا رہنے کے نتیجہ میں مضر ہو اور ہلاکت کا باعث ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرمایا ہے کہ دین العجائز اختیار کرو۔ ہمارا رب انکسار اور تواضع سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اسے اپنے عمل سے خوش نہیں کر سکتے۔ احادیث میں بڑی وضاحت سے یہ کہا گیا ہے کہ ہر نماز قبول نہیں ہوتی ہر روزہ قبول نہیں ہوتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اس وقت تک یہ عبادتیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔

پس ہم عبادت سے اپنے رب کو راضی نہیں کر سکتے۔ ہم ان عبادتوں سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں جو مقبول ہو جاتی ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندے کا تحفہ سمجھ کر قبول فرمائے۔

غرض ایک تو یہ گروہ ہے جو سمجھتا ہے کہ عبادات جس رنگ میں اور جس طور پر اور جس قدر اور جس مقدار میں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں۔ یا جن کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی نہیں۔ اگر ہم صرف ان عبادتوں پر اکتفا کریں گے، تو ہماری روحانی ترقی ہماری روحانی پرورش اور نشوونما اپنے ارتقاء کو نہیں پہنچے گی۔ حالانکہ یہ غلط خیالات ہیں۔

اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی چالاکی سے اپنے رب کو خوش کر سکتا ہے۔ مثلاً بیماری ایسی نہیں کہ جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو لیکن ایک ایسا آدمی جو بہانہ جُو ہے وہ اس قسم کی بیماری میں روزہ چھوڑ دیتا ہے۔ وہ کوئی ایک مسئلہ خود تراشتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اتنی بیماری روزہ چھوڑنے کے لئے کافی ہے یہ طریق غلط ہے۔ طبیعت میں بہانے کی جستجو نہیں ہونی چاہیئے بلکہ نیت یہ ہونی چاہیئے، خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جس رنگ میں اور جس قدر عبادت ہمارے لئے فرض قرار دی ہے یا جو ہمارے لئے سنت بنائی گئی ہے۔ ہم اتنی ہی عبادت کریں گے مگر بشاشت اور خوشی سے کریں گے اور اس نیت سے کریں گے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی آدمی یہ

سمجھتا ہے کہ بہانے جس طرح انسان کے سامنے چلتے ہیں اللہ تعالےٰ کے سامنے بھی چل سکتے ہیں تو وہ احمق بھی ہے اور ظالم بھی ہے۔ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کو پہچانتا نہیں وہ اس کے عرفان سے دور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس

بہانہ جُو طبیعت

نہیں ہونی چاہیئے۔ جہاں روزہ چھوڑنا جائز نہ ہو وہاں روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے کسی آدمی کا یہ سمجھنا کہ جسمانی لذت یا یہ سمجھنا کہ جسمانی صحت کو (اور وہ بھی ایک غلط نظریے کے ماتحت) ہم روحانی لذتوں اور روحانی صحت پر قربان کر دینگے اور اس میں ہماری بہتری ہے تو یہ غلط بات ہے۔ یہ سراسر حماقت ہے اور یہ سمجھ لینا کہ خدا تعالےٰ کے سامنے بہانے چلتے ہیں۔ اس سے زیادہ حماقت کی بات تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔

پس وہ لوگ جو روزہ چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، انہیں اپنی اس عادت کو دور کرنا چاہیئے اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو مجاہدہ شدیدہ میں ڈالتے ہیں اور ایسی ریاضتیں کرتے ہیں جو اسلام نے ہمیں نہیں بتائیں، انہیں بھی اپنی یہ عادت چھوڑنی چاہیئے۔

ایک تیسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو موجودہ زمانہ کے فلسفہ سے متاثر ہے اور یہ گروہ بڑے دھڑلے سے یہ کہنے لگ گیا ہے۔ کہ جو عبادتیں قائم کی گئی ہیں، اُن میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ یعنی خدا تعالےٰ کو نعوذ باللہ اس زمانے کے حالات کا علم نہیں تھا، اس واسطے اس نے یہ قانون بنا دیا ہے اب زمانہ بدل گیا ہے۔ حالات بدل گئے ہیں۔ اب ان عبادتوں میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ لیکن ایسا خیال (ایسے خیال کے لوگ فی الواقعہ پائے جاتے ہیں) اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ تبدیلی کی ضرورت ہے بلکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ روحانی بینائی سے محروم ہیں اور جس کوچہ کی انہیں خبر ہی نہیں، یہ اس کے متعلق اصلاحی تجاویز کے نام سے تجاویز پیش کر دیتے ہیں۔ یہ بھی غلط بات ہے۔ جب علام الغیوب خدا نے ہماری جسمانی اور روحانی صحت اور جسمانی اور روحانی نشوونما کیلئے کچھ عبادتیں ہم پر فرض قرار دی ہیں، تو وہی ہمارے جسموں کے لئے بھی اور ہماری روحوں کے لئے بھی بہتر ہیں۔ نہ سالوں روزے رکھنا جائز اور نہ رمضان کے مہینے میں جائز عذر کے بغیر روزہ چھوڑنا درست اور پسندیدہ اور نہ کسی ترمیم کی ضرورت ہے۔ ہمیں

دین العجائز اختیار کرنا چاہیئے

جو خدا نے فرمایا ہے وہ ہم کریں گے جس کو وہ پسند فرماتا ہے اسی میں ہماری رضا ہے روزہ چھوڑنے کے لئے بہانے تلاش نہیں کریں گے اور جب روزہ چھوڑنے کا حکم ہو تو اس وہم میں مبتلا نہیں ہوں گے کہ ہم اپنی عبادت یا کوشش یا مجاہدے کے زور سے اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں۔ ہم اس طرح راضی نہیں کر سکتے جو عبادت قبول ہو گی۔ جو تحفہ لے لیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اس کے نتیجہ میں ہمیں رضائے الٰہی حاصل ہو گی۔ اس کے بغیر تو (یعنی عبادت کے زور سے) رضائے الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی۔

رمضان کی عبادت محض بھوکا رہنے کا نام نہیں حدیثوں میں اس کے متعلق
بڑی تفصیل سے
بیان ہوا ہے میں نے بھی پچھلے سالوں میں اپنے بعض خطبات میں تفصیل سے بتایا تھا کہ روزہ کا مطلب محض بھوکا رہنا نہیں بلکہ ماہ رمضان کی عبادت دراصل بہت سی عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس میں ایک نمایاں چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ جسمانی ضرورتوں سے انقطاع کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس میں محو ہونے کی کوشش کرنا ہے۔ ہمارے کھانے پینے کے اوقات بھی ۲½ گھنٹے کا کچھ حصہ لے جاتے ہیں۔ لیکن اگر صحیح طور پر روزے کا استعمال ہو اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض لوگ تو رمضان میں شاید موٹے ہو جاتے ہیں۔ صبح و شام خوب پراٹھے کھاتے ہیں اور

اس وہم میں کہ کہیں کمزور نہ ہو جائیں عام غذا کی نسبت رمضان میں زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں۔ ان کی یہ بات بھی غلط ہے لیکن وہ لوگ جو روحِ رمضان کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی جسمانی ضرورتوں کو پیچھے ڈال کر روحانی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے روحانی قویٰ کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے نتیجہ میں ایک اصلاح ہے کہ تنویرِ قلب ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ روحانی قویٰ تیز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ آیت جو میں نے شروع میں رمضان کے تعلق میں پڑھی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسی وجہ سے اس میں فرماتا ہے کہ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ۔ یعنی روحانی قویٰ کی تیزی کے بعد پہلا سوال ہی یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کا یہ دعویٰ ہے کہ مذہبی احکام پر چل کر اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک پختہ اور زندہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو رمضان کی عبادتوں کے نتیجہ میں انسانی ذہن یہ کہے گا کہ رب کو کیسے پایا جا سکتا ہے۔ تب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب تمہارے روحانی قویٰ تیز ہوں گے تو تمہیں نظر آ جائے گا کہ میں تمہارے بالکل قریب ہوں۔ مگر جو شخص خدا تعالےٰ کو پہنچانتا نہیں اور اسکے روحانی قویٰ میں نشوونما نہیں ہوتی۔ اسے بیماری ہے یا وہ صحت مند نہیں ہے اس کی روح کسی دوسری طرف متوجہ ہے ایسے شخص کو تو نظر نہیں آتا لیکن جس کو نظر آتے یا جسے اللہ تعالیٰ کا عرفان اور معرفت حاصل ہو جاتے، وہ تو اپنے رب کو اتنا قریب پاتا ہے کہ واقع میں اس سے زیادہ قریب وہ کسی اور چیز کو محسوس نہیں کرتا۔ اسے یہ نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ربوبیت باری کے بغیر وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا، صحت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا، اپنے قویٰ کو نشوونما نہیں دے سکتا۔ اسے رب کی ربوبیت کی ضرورت ہے اور ربوبیت کے لئے اللہ تعالےٰ کی بہت سی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ حیّ بھی ہے اور قیوم بھی ہے کوئی وجود ظہور پذیر نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالےٰ نہ چاہے اور کسی زندگی کو بقا نہیں حاصل ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالےٰ کی مرضی نہ ہو
پس اسے نظر آتا ہے کہ

حیات کا سرچشمہ

اور قائم رہنے کا منبع اللہ تعالےٰ کی ذات ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ میرا سانس میری زندگی کا سانس ہے بلکہ اسے نظر آ رہا ہے کہ میرا ہر سانس میری زندگی کا سانس ہے۔ جس کے متعلق خدا چاہے کہ وہ میری زندگی کا سانس بنے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ غذا جو ہے وہ خدا تعالےٰ کی منشاء اور اس کے حکم کے بغیر ہمارے جسموں کو صحت اور تر و تازگی نہیں بخشتی اور طاقت نہیں دیتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو اس کے سامنے روزمرہ یہ نظارے آتے ہیں کہ کھانا کسی آدمی کی موت کا موجب بن گیا یا پانی جس کو آبِ حیات کہا جاتا ہے یعنی وہ ہمارے لئے زندگی کا پانی ہے اور روٹی سے بھی زیادہ ضروری ہے وہ کسی انسان کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر جانتے ہیں۔ اطباء جانتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان کو پانی پیکر اس قسم کا قولنج پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ رمضان کی عبادت خاص طور ایسی ہے کہ اس سے روحانی قویٰ میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ تنویرِ قلب پیدا ہوتا ہے۔ اسکے بعد ان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے کیسے مل سکتا ہے یعنی یہ خیال کبھی پیدا ہو گا۔ جب اس نے صحیح سمت کو قدم اٹھا لیا۔ ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں تمہارے قریب ہوں۔ کیا تم میری قدرتوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تمہاری ہر احتیاج پوری کرتا ہوں۔ تمہارا سانس لینا۔ تمہاری بینائی تمہاری شنوائی یہ سب میرے حکم اور میری اجازت سے قائم ہیں میری کیا نہیں ضرورت ہے۔ تمہاری آنکھ، ناک، کان، دل اور دل کی صحیح حرکت سب میرے حکم میں بندھے ہوئے ہیں ویسے بیمار دل بھی حرکت کر رہا ہوتا ہے مگر ایسے بیمار لوگوں سے ڈاکٹر کہتے ہیں تیز دوڑے تو مر جاؤ گے ہمارے ملک میں بعض قصاب اس قسم کے "مرے ہوئے زندہ" جانور جن کے اندر کوئی جان نہیں ہوتی ذبح کر کے انسانوں کو کھلا دیتے ہیں۔

ربوہ کی بات ہے ایک دفعہ میں لاہور جا رہا تھا راستے میں ایک بہت سارا (جتھہ) کوئی پچاس سو گائے بھینسوں کا مذبح خانے کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ مذبح خانے کا اندازہ اس بات سے ہوتا تھا کہ ان کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں اور دیکھتے ہیں وہ نیم مردہ نظر آ رہے تھے میں خود موٹر چلا رہا تھا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ جب میں نے ہارن دیا تو ایک بیل جو دل کا زیادہ ہی کمزور تھا وہ ہارن سُنکر دوڑ پڑا اور اس نے کوئی بیس قدم لئے ہوں گے کہ اسکے دل کی حرکت بند ہو گئی اور وہ وہیں مر گیا۔ اگر اس وقت میری موٹر کا ہارن نہ بجتا اور وہ نہ دوڑتا تو اگلے دن صبح کئی لوگوں کے دستر خوان پر اس کا گوشت کھایا جا رہا ہوتا۔

بہرحال دل حرکت کر رہا ہوتا ہے لیکن وہ صحت مند نہیں ہوتا۔ ہمارے اطباء کے پاس بعض دفعہ

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ سالانہ آمد کا ۱/۱۲ ۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے بیمار بھی آتے ہیں جن کو وہم ہوتا ہے کہ بخارات سر کو چڑھتے ہیں حالانکہ دماغ کی طرف بخارات جانے کا تو جسم کے اندر کوئی رستہ ہی نہیں بنا ہوا۔ لیکن ایک معنی سے یہ درست بھی ہے اور یہ محاورہ اس معنے میں صحیح بھی ہے کہ جس وقت معدہ خراب ہو اور دل کمزور ہو تو دل کے اوپر اثر پڑتا ہے سانس کو پوری طرح کھلنے کی جگہ نہیں ملتی۔ پھر اعصاب پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور پریشانی بھی ہوتی ہے اور آدمی کو احساس یہ ہوتا ہے کہ میرے دماغ پر اس کا اثر ہے۔

پس ماہ رمضان اور اس کی عبادتوں کا انسان کو ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس کے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں اور اپنے

رب کے متعلق ایک جستجو

پیدا ہوتی ہے اور یہ انسان کے لئے بڑی ضروری ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے رب کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ یہاں تک کہ اُسے معلوم ہو جائے کہ اس کا رب اس کے کتنا قریب ہے۔ وہ دُور نہیں کہ جس سے ہم بھاگ سکتے ہوں۔ وہ دور نہیں کہ جس کے بغیر ہم زندگی گذار سکتے ہوں۔ وہ دور نہیں کہ جس کی توجہ کے بغیر ہم اپنی ضرورتیں اور احتیاجیں پوری کر سکتے ہوں۔ پس انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ میرے بالکل قریب ہے۔ ہر کام کے لئے حتیٰ کہ ایک انگلی ہلانے کے لئے مجھے اس کی ضرورت ہے۔ آپ میں سے اکثر مجھے ہلتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کسی کا سر ہل رہا ہے۔ کسی کی آنکھ ہل رہی ہے۔ کسی کا طرّہ ہل رہا ہے۔ اس حرکت کے لئے بھی رب کی ضرورت ہے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو یہ ساری حرکتِ زندگی اور زندگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جس وقت تم مجھے پہچاننے لگو تو تمہیں چاہیئے کہ دعا کی طرف مائل ہو جاؤ۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بغیر

حقیقی دعا

ممکن ہی نہیں۔ وہ دعا تو ہوتی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ؎

از دُعا کن چارہ آزارِ انکارِ دُعا

ایک دعا تو یہ ہے مگر بہ تکلف کی دعا ہے۔ یہ ابتدا ہے۔ لیکن ایک وہ دعا ہے کہ جس میں آدمی بے تاب ہو کر خدا تعالیٰ کے قدموں پر گر جاتا ہے اور کہتا ہے مجھے یہ عطا فرما۔ وہ تو الٰہی صفات کی معرفت کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ یعنی وہ اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان کو یہ پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک موسم کی حفاظت کا تعلق ہے اپنے گھر سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک بعض دوسری ضرورتوں کا اور زینت کا سوال ہے۔ ہمارے لباس سے زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک دورانِ خون (جس پر زندگی کا انحصار ہے) کا تعلق ہے وہ شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ ہر پہلو اور ہر جہت سے، ہر غیر کی نسبت وہ ہم سے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ "اِنّی قریبٌ" کا یہ مطلب نہیں کہ بعض جہات سے اللہ تعالیٰ قریب ہو اور بعض جہات سے دُور۔ بلکہ جو لوگ اس کی معرفت رکھتے ہیں اور اس کی صفات کو پہچانتے ہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے اور اسے ثابت کر سکتے ہیں کہ ہر جہت اور ہر پہلو سے ہر غیر کی نسبت اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ نزدیک ہے۔ پس فرمایا کہ صفات کا پتہ لگے تو تم دعا کی طرف مائل ہو جاؤ گے پھر فرمایا۔

"اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان"

جو مجھے پہچانتا ہے اس کی دعا اجابت کا درجہ پاتی ہے۔ فرماتا ہے اجیب یعنی مجھے اس نے قریب دیکھا تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہر شخص کی دعا قبول نہ ہوگی۔ وہی معرفت جس کے متعلق شروع میں اشارے کئے گئے تھے۔ وہ اس آیت کے آخر میں بھی ہے فرمایا فلیستجیبوا۔ میرے حکم کی تعمیل کرو۔ نہ اپنی طرف سے عبادت میں شدت پیدا کرو اور نہ میری فرض کردہ عبادت سے بچنے کے لئے بہانے ڈھونڈو۔ جو رعایت میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو۔ جو حکم میں دیتا ہوں شکر کرو اور اسے قبول کرو۔ جس عبادت کے کرنے کو میں کہتا ہوں وہ بھی کرو اور جس کے نہ کرنے کا کہتا ہوں وہ بھی نہ کرو۔ فرمایا۔ فلیستجیبوا۔ جب تم میرے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزارو گے اور شریعت کی پابندی کرو گے تو تمہاری جسمانی اور روحانی نشوونما اپنے کمال کو پہنچ جائیگی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم ہدایت بھی پا جاؤ گے اور تمہارا انجام بھی بخیر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

153

حاصلِ مطالعہ

(مکرم یعقوب امجد صاحب کھاریاں چھاؤنی)

"مکّہ معظمہ" جسے قرآن مجید میں "بکّہ" کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اسے فی الواقع "مکّہ" اور "بکّہ" کے نام اچھے ہیں۔ اس لئے کہ ان ناموں میں اس پاک بستی کے لئے پوری پوری معنوی مناسبت ہے۔ لیجئے "القاموس المحیط" کے حوالے پر نظر فرمائیے:۔

۱۔ بَکَّۃٌ ..... رَدَّ نَخْوَتَہٗ ..... وَعُنُقَہٗ دَقَّھَا، وَ
مِنْہُ بَکَّۃُ لِمَکَّۃَ، اَوْ لِمَا بَیْنَ جَبَلَیْھَا، اَوْ لِمَطَافِ
لِدَقِّھَا اَعْنَاقَ الْجَبَابِرَۃِ اَوْ لِاِزْدِحَامِ النَّاسِ بِھَا۔

یعنی "مکّہ" کا نام "بکّہ" اس لئے ہے کہ یہاں پہنچ کر بڑے بڑے جابر لوگوں کا غرور خاک میں مل جاتا ہے اور گردنیں خم ہو جاتی ہیں۔ یہ حقیقت کسی تفصیل یا تشریح کی محتاج نہیں۔ اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ اس پاک سرزمین میں کس بلا کی تاثیر ہے اور مخلوق کا ایسا عظیم روحانی اجتماع ہوتا ہے کہ جس کی مثال کسی دوسری جگہ ملنا محال ہے۔

۲۔ ایک اور لیجئے یہ لفظ "مکّہ" کی وضاحت کرتا ہے۔

مَکَّہٗ: اَھْلَکَہٗ وَنَقَصَہٗ وَمِنْہُ مَکَّۃُ لِلْبَلَدِ الْحَرَامِ
اَوْ لِلْحَرَمِ کُلِّہٖ لِاَنَّھَا تَمُکُّ الذُّنُوْبَ اَوْ تُفْنِیْھَا
اَوْ تُھْلِکُ مَنْ ظَلَمَ فِیْھَا (القاموس المحیط)

یعنی مکّہ کا لفظ "البلد الحرام" یا "حرم" کے لئے اس لئے استعمال ہوا ہے کہ یہ گناہوں کو ختم کرتا اور ظالم کو ہلاک کرتا ہے۔ یہی معانی اس مادے کے ہیں، جس سے لفظ "مکّہ" ماخوذ ہے۔ غور فرمائیے "مکّے" کے پیارے نام اور حج کے فریضے میں کتنی مناسبت ہے۔ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الْحَجَّ یَغْسِلُ الذُّنُوْبَ کَمَا یَغْسِلُ الْمَآءُ الدَّنَسَ۔

یعنی فریضہ حج کے ادا کرنے کے بعد انسان گناہوں سے پاک ہو کر ایک ایسی نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے، جو نہایت درجہ پاک ہوتی ہے۔

۳۔ تیسرا حوالہ "المنجد" کا ہے۔ اس میں لفظ "ربوہ" پیش خدمت ہے "ربوہ" کے ایک تو عام معنے ہیں، ٹیلا یا اونچی جگہ۔ ان معنوں کی رُو سے ربوہ کا نام بہت مناسب ہے اور پھر اشارۃً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام سے بھی نسبت ہے، بلکہ آپ کی یہ پیشگوئی بہ تمام و کمال پوری بھی ہو چکی ہے۔ اب لیجئے "ربوہ" کے ایک اور معنے، جو مستقبل کی شاندار ترقی کا پتہ دیتے ہیں۔

[اَلرَّبْوَۃُ] اَیْضًا عِنْدَ الْحُسَّابِ: عَشْرُ کَرَّاتٍ وَ
الْکَرَّۃُ مِائَۃُ اَلْفٍ۔ (المنجد)

یعنی ربوہ کے دیگر معنوں کے علاوہ علم ریاضی کے ماہرین نے ایک معنے: "دس کرات" بھی لکھے ہیں، اور ایک "کرّہ" کو انہوں نے مساوی "ایک لاکھ" لکھا ہے۔ گویا "ربوہ" کے معنے ہوئے "دس لاکھ" کی کثرت۔

اب اس کثرت پر غور کیا جائے تو مستقبل میں دو طرح پر ان شاء اللہ ظہور میں آئیگی۔ ایک تو اس طرح کہ "ربوہ" بڑھتے بڑھتے ایک عظیم شہر بن جائے اور اس کی آبادی دس لاکھ تک بڑھ جائے اور دوسرے اس طرح کہ ہمارا سالانہ جلسہ جو ایک عظیم روحانی اجتماع ہے، اس میں حاضری بڑھتے بڑھتے دس لاکھ سے تجاوز کر جائے۔ یہ چیز ان شاء اللہ ہو گی۔ مگر اسکی صورت کیا ہوگی؟ یہ علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ۔

لفظ "ربوہ" کو رائے مکسورہ اور مضمومہ سے بھی لکھا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

[اَلرُّبْوَۃُ وَالرِّبْوَۃُ وَالرَّبْوَۃُ] مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ۔

پھر لکھا ہے [الرِّبْوَۃُ] اَیْضًا: اَلْجَمَاعَۃُ الْعَظِیْمَۃُ نَحْوَ
عَشَرَۃِ اٰلَافٍ۔ (المنجد)

یعنی "ربوہ" کے معنے ہیں وہ عظیم جماعت جو تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہو۔ بفضل اللہ "ربوہ" کی موجودہ آبادی ہی اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اللہ کرے کہ بڑھتی ہی رہے۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

خوشی کے مواقع پر شکرانہ فنڈ میں حصہ لیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بابت سال ۵۱-۱۳۵۰ ہش / ۷۲-۱۹۷۱ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل احباب کو سال ۵۱-۱۳۵۰ ہش (۷۲-۱۹۷۱ء) کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے۔

۱-	نائب صدر		مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
۲-	معتمد	”	مولوی بشیر احمد صاحب شمس
۳-	مہتمم خدمت خلق	”	صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۴-	” تعلیم	”	محمد شفیق صاحب قیصر
۵-	” تربیت	”	مولوی اللہ بخش صاحب
۶-	” مال	”	مبارک احمد خان صاحب
۷-	” صنعت و تجارت	”	عبدالرزاق صاحب
۸-	” عمومی	”	داؤد احمد صاحب حنیف
۹-	” صحت جسمانی	”	عبدالرشید صاحب غنی
۱۰	” وقار عمل	”	حمید احمد صاحب خالد
۱۱	” تحریک جدید	”	منور شمیم صاحب خالد
۱۲	” اطفال	”	محمد اسلم صاحب صابر
۱۳	” مجالس بیرون	”	صلاح الدین خان صاحب
۱۴	” اصلاح و ارشاد	”	لئیق احمد صاحب طاہر
۱۵	” تجنید	”	عبدالمجید صاحب
۱۶	” اشاعت	”	سید عبدالحی صاحب
۱۷	” مقامی	”	سمیع اللہ صاحب سیال
۱۸	” امور طلباء	”	محمد دین صاحب ناز
۱۹	” محاسب	”	مبارک مصلح الدین صاحب

حمید اللہ
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انتخاب مجلس عاملہ پولیٹیکل سائنس سوسائٹی

گزشتہ روز پولیٹیکل سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے انتخابات برائے ۷۲-۱۹۷۱ء زیر صدارت پروفیسر منور شمیم صاحب خالد انعقاد پذیر ہوئے اور مندرجہ ذیل طلباء کو عہدیدار منتخب کیا گیا۔

۱- لبشیر طارق صدر
۲- راجہ مسعود احمد سیکرٹری
۳- ناصر جاوید خان کو سیکرٹری
۴- جاوید حسنین جوائنٹ سیکرٹری
۵- ملک محمد اسلم اسسٹنٹ سیکرٹری

(سیکرٹری)

فطرانہ اور عید فنڈ

امراء کرام و صدر اصحاب سے گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا ذریعہ ہے مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے اسکی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں اس اعلان کے ذریعہ گزارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد فطرانہ بھجوا دی جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے۔ تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲- از راہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمادیں۔ یہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پروگرام سروس یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

روانگی از سرگودھا		روانگی از لاہور	
(۱) ۳-۳۰ صبح	(۱۹) ۱۱-۱۰	(۱) ۲-۴۰ صبح	(۱۹) ۱۱-۱۰
(۲) ۳-۵۵	(۲۰) ۱۱-۲۵	(۲) ۲-۵۰	(۲۰) ۱۱-۴۰
(۳) ۴-۲۰	(۲۱) ۱۱-۵۰	(۳) ۳-۰۰	(۲۱) ۱۲-۳۰
(۴) ۴-۴۵	(۲۲) ۱۲-۱۵	(۴) ۳-۱۰	(۲۲) ۱۳-۳۰
(۵) ۵-۱۰	(۲۳) ۱۲-۴۰	(۵) ۳-۴۵	(۲۳) ۱۳-۴۰
(۶) ۵-۳۵	(۲۴) ۱۳-۵	(۶) ۳-۵۵	(۲۴) ۱۴-۳۰
(۷) ۶-۰۰	(۲۵) ۱۳-۳۰	(۷) ۴-۵۵ صبح	(۲۵) ۱۵-۰۰
(۸) ۶-۲۵	(۲۶) ۱۴-۲۰	(۸) ۵-۰۰	(۲۶) ۱۵-۱۰
(۹) ۶-۵۰	(۲۷) ۱۴-۴۵	(۹) ۵-۳۰	(۲۷) ۱۶-۰۰
(۱۰) ۷-۱۵	(۲۸) ۱۵-۱۰	(۱۰) ۵-۴۰	(۲۸) ۱۶-۱۰
(۱۱) ۷-۴۰	(۲۹) ۱۵-۳۵	(۱۱) ۵-۵۰	(۲۹) ۱۶-۲۰
(۱۲) ۸-۵	(۳۰) ۱۶-۰۰	(۱۲) ۶-۰۰	(۳۰) ۱۷-۰۰
(۱۳) ۸-۳۰	(۳۱) ۱۶-۳۰	(۱۳) ۷-۵۰	(۳۱) ۱۷-۴۰
(۱۴) ۸-۵۵	(۳۲) ۱۷-۱۵	(۱۴) ۸-۰۰	(۳۲) ۱۷-۵۰
(۱۵) ۹-۲۰	(۳۳) ۱۸-۰۰	(۱۵) ۸-۱۰	(۳۳) ۱۸-۳۰
(۱۶) ۹-۴۵	(۳۴) ۱۹-۰۰	(۱۶) ۹-۰۰	(۳۴) ۱۹-۵
(۱۷) ۱۰-۱۰		(۱۷) ۹-۱۰	(۳۵) ۱۹-۲۰
(۱۸) ۱۰-۳۵		(۱۸) ۱۰-۳۰	

درخواست ہائے دعا

۱- میرے ماموں زاد بھائی طارق عمر ۱۶ سال شدید طور پر بیمار ہو گیا ہے ابتدائی تشخیص کے مطابق ٹائیفائیڈ بخار کے اندر انتڑیوں میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری انتہائی درجہ کی ہو گئی ہے اب تک سات بوتل گلوکوز دیا جا چکا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
(قمر احمد ۱/۱۲ دارالیمن۔ ربوہ)

۲- میرا بیٹا عزیزم عبدالسلام اپنڈے سائٹس سے بیمار ہے سول ہسپتال شیخوپورہ میں ۲۵ اکتوبر کو اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(حکیم عبدالرحمٰن شاد دارالرحمت غربی ربوہ)

۳- مکرم خواجہ محمد اقبال صاحب آف گجرات کے دل پر بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے احباب کرام ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ہیں
سالانہ چندہ صرف ۷/- روپے (منیجر)

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/- روپیہ۔

154

مرض اٹھرا کا شافی علاج — حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں بیس ۲ روپے — ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۳۴ کوگر کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

(۲)

مکرمہ ڈاکٹر ایچ۔ آر خان صاحبہ	کراچی	۵-۰۰ روپے
مکرمہ ڈاکٹر زکیہ شمیم صاحبہ	"	۲۰-۰۰ روپے
" مس نثار میر صاحبہ	لاہور	۵-۰۰ روپے
مکرم منیر احمد صاحب	کراچی	۲۰-۰۰ روپے
" خالد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۵-۰۰ روپے
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مجید احمد صاحب	سیالکوٹ	۱۵-۰۰ روپے
" اہلیہ صاحبہ " عبد الرزاق احمد صاحب ربوہ		۱۰-۰۰ روپے
مکرم منیر احمد صاحب یو۔کے		۱۳-۸۱ روپے
" خلیفہ طاہر احمد صاحب کوئٹہ		۲۵-۰۰ روپے
مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱-۰۰ روپے
مکرم محمد بشیر احمد صاحب جھنگ		۲۵-۰۰ روپے
" مولوی غوث محمد صاحب کیلے ضلع شیخوپورہ		۳-۰۰ روپے
" بشیر حسین صاحب	"	۵-۰۰ روپے
" علی حیدر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۲-۰۰ روپے
جماعت احمدیہ کراچی		۵۰-۰۰ روپے
مکرم عبد الستار صاحب		۵۵-۰۰ روپے
جماعت احمدیہ مالوکے		۵-۰۰ روپے
مکرم مولوی عبد الدین صاحب		۵-۰۰ روپے
" ناصر احمد صاحب ربوہ		۲-۰۰ روپے
جماعت احمدیہ راولپنڈی		۱۶-۰۰ روپے
جماعت احمدیہ اسلام آباد		۳۷-۰۰ روپے
مکرم عبد الرحمن صاحب گوجرانوالہ		۶-۰۰ روپے
مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰-۰۰ روپے
مکرم شریف احمد صاحب چغتائی آزاد کشمیر		۱۰-۰۰ روپے
لجنہ اماء اللہ راولپنڈی		۵-۰۰ روپے
مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ		۲۰-۰۰ روپے
" قریشی محمد راشد صاحب آزاد کشمیر		۲-۰۰ روپے
" محمد اسحٰق صاحب چک ۱۹۵ ۔ جنڈالوالہ		۴۵-۰۰ روپے
" امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر		۸-۰۰ روپے
" رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور		۱۵-۰۰ روپے
لجنہ اماء اللہ سرگودھا		۱۰-۰۰ روپے
مکرم محمد الطاف خاں صاحب	ربوہ	۵-۰۰ روپے
" سلیم اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی		۲۵-۰۰ روپے
" کیپٹن محمد اکبر صاحب ایبٹ آباد		۲۵-۰۰ روپے
" رائے نذر محمد صاحب چک ۲۸ لائل پور		۵-۰۰ روپے
" ملک محمود احمد صاحب ۔ حیدر آباد پاک		۱۵۵-۰۰ روپے
" چوہدری ہدایت اللہ صاحب سرگودھا		۵-۰۰ روپے
" محمد عمر صاحب قلات		۵-۰۰ روپے
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب		۱-۰۰ روپے
" ملک رشید الدین صاحب انور	چونیاں	۱-۰۰ روپے
مکرم افتخار احمد صاحب	ہری پور	۵-۵۰ روپے
" سلیم اللہ صاحب	نوشہرہ چھاؤنی	۲۰-۰۰ روپے
" ملک رفیق احمد صاحب		۵-۰۰ روپے
" محمد فیروز خان خاں صاحب ہانگٹ اونچے (ضلع گوجرانوالہ)		۱۰-۰۰ روپے
" محمد عاشق صاحب	ساہیوال	۲۲-۰۰ روپے
" جماعت احمدیہ	لائل پور	۴۳-۰۰ روپے

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
قیمت ۵۰ پیسے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

خارش توڑ مرہم
خارش دھدر۔ چنبل اگزیما
پھوڑا پھنسی کا شرطیہ علاج
قیمت ایک روپیہ
تیار کردہ نصرت دواخانہ ضمن رجسٹرڈ ربوہ

یک روزہ چوزے پیوں کی خوراک ٹیکے ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم
ریٹ
یک روزہ چوزے پٹھیاں ۹۰ پیسے فی چوزہ ۳۰۰ روپے سیکڑہ
۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سیکڑہ (مینجر)

زرعی اراضی قابل فروخت ہے
۵۷۔ ایکڑ زرخیز سالم آباد اراضی زرعی نہری واپڈا اور نجی ٹیوب ویل بجلی سے سیراب ہوتی ہے۔
کل یا جزوی طور پر فوری قابل فروخت ہے ربوہ سے تقریباً میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔
نعیم جنرل سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں فون نمبر ۶۴۵۰۰

خوشخبری
آپ اگر کوئی اچھا سا نیا ٹرانسسٹر خریدنا چاہیں تو ہمارے ہاں آپ کو ایک بینڈ، دو بینڈ تین بینڈ ٹرانسسٹر ملکی اور غیر ملکی نہایت خوبصورت، دلکش، اور دیدہ زیب رنگوں کی باڈیوں، صاف ستھری اور گونجیلی آواز کے ساتھ مع گارنٹی ملیں گے۔
* نیز بہترین مرمت، خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے رجوع فرمائیں۔
ڈان ریڈیو ہاؤس محلہ دار البرکات ربوہ

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے — نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(از ۲۴ تا ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء)

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ہفتہ اچھی رہی اور حضور حسب سابق اہم مہمات دینیہ میں مصروف رہے۔ حضور نے ۲۲ اخاء کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا۔ (جو اسی پرچہ میں شائع ہو رہا ہے) نماز جمعہ حضور کے ارشاد پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔

۲۔ یکم رمضان المبارک سے حسب معمول مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس شروع ہو گیا۔ جس میں مقامی احباب اور خواتین کثرت کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔
یہ درس ہر روز نماز ظہر کے بعد شروع ہوتا ہے اور نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔ مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں دیگر مختلف مساجد میں بھی حفاظ صاحبان قرآن مجید سنا رہے ہیں۔

۳۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں فی الحال صرف اتوار کو ہو سکیں گی۔ ملاقات کے لئے احباب اپنے نام دفتر میں ۸ بجے صبح لکھوانے کے لئے تشریف لائیں۔

۴۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر غانا کی طرف سے یہ خوشخبری موصول ہوئی ہے کہ ماہ ستمبر میں ہمارے مبلغین کرام کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مغربی غانا کے سنٹرل ریجن EKEMFI سرکٹ میں SAMPA کے مقام پر پندرہ افراد نے حق کو قبول کیا اور اب وہاں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ الحمدللہ۔ اس علاقہ میں قائم ہونیوالی یہ پہلی جماعت ہے۔
احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں استقامت بخشے اور ہمارے مبلغین کرام کو بہترین رنگ میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے تا وہاں جلد تر اسلام غالب آجائے۔

۵۔ مکرمی چوہدری محمد شریف صاحب امیر گیمبیا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پانچویں ڈاکٹر کیپٹن طاہر احمد صاحب ایم بی بی ایس مع اہل و عیال لیگوس سے ہوتے ہوئے بخیریت گیمبیا پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔
مکرمی ڈاکٹر صاحب کو ملٹری اور سول سروس کا دس سالہ تجربہ ہے۔
احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرماتے ہوئے بہترین رنگ میں سرزمین بلال کے رہنے والوں کی خدمت کی توفیق دے۔

۶۔ محترم شیخ محمد اقبال صاحب نے کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے وہ گذشتہ دنوں بہت بیمار ہو گئے تھے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۷۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے اعلان فرمایا ہے کہ امسال ۱۹۷۱-۷۲ء میں اس وقت تک مربیان کی طرف سے فارم ہائے عارضی وقف بہت قلیل تعداد میں موصول ہوئے ہیں۔ مربی صاحبان کو چاہیئے کہ پوری محنت اور تندہی سے اس طرف توجہ دیں۔ اور جلد فارم پر کر کے نظارت کو بھجوائیں تاکہ وفود کا تسلسل قائم رہے۔ جزاکم اللہ۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک نہایت ضروری وضاحت

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کے طریق کے متعلق بعض احباب اور جماعتوں کو غلط فہمی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور معاملہ پیش ہونے پر حضور نے ازراہ کرم احباب کی سہولت کے پیش نظر ادائیگی کا اب یہ طریق منظور فرما لیا ہے۔ احباب اسے ذہن نشین کر لیں۔

الف۔ وعدوں کا چالیس فی صد ۳۰ نبوت ۱۳۴۹ ہش ۔ نومبر ۱۹۷۰ء تک ادا کرنا تھا اگر کسی دوست نے یہ حصہ اب تک ادا نہیں کیا ہے تو اب فوری ادائیگی کر دیں۔

ب۔ وعدوں کا بیس فی صد ۳۰ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۔ نومبر ۱۹۷۱ء تک ادا ہو جائے۔

ج۔ وعدوں کا مزید بیس فی صد ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ ہش ۔ نومبر ۱۹۷۲ء تک ادا ہو جانا چاہیئے۔

د۔ بقایا بیس فی صد ۳۰ نبوت ۱۳۵۲ ہش ۔ نومبر ۱۹۷۳ء تک ادا ہو کر سو فیصدی ادائیگی ہو جائے گی۔

یہ بات یاد رکھی جائے کہ یہ مہلت ان احباب کے لئے ہے جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے فوری سو فیصدی ادائیگی نہ کر سکتے ہوں۔ ورنہ وعدے جس قدر جلد پورے ہو جائیں بہتر ہے۔
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

محترم خان فضل محمد خان صاحب کی وفات

بہت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریک جدید کے والد محترم خان فضل محمد خان صاحب ۷ رمضان المبارک ۱۳۹۱ ہجری مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز جمعرات راولپنڈی میں بعمر قریباً اسّی سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے ان کے فرزندان جنازہ ۲۹ اکتوبر بروز جمعہ راولپنڈی سے ربوہ لائے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی جس میں جمعہ کی نماز کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا مرحوم کے بہت قریبی دوست محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے کرائی۔

مرحوم ۱۹۱۴ء میں جب کہ آپ کی عمر قریباً ۲۱ سال تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اپنی نیک فطرت کی وجہ سے اخلاص اور فدائیت میں ترقی کرتے چلے گئے۔ جماعت احمدیہ شملہ اور جماعت احمدیہ دہلی کے بہت نامور باغیرت و نڈر اور فدائی رکن کی حیثیت سے قریباً تینتیس سال تک نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا اور تمام فارغ وقت دوسروں تک پیغام حق پہنچانے میں ہی گزرتا تھا۔ زبان میٹھی اور گفتگو کا انداز بہت دلنشین تھا جب تبلیغی گفتگو فرماتے ہر بات دل میں اترتی چلی جاتی۔ بہتوں کو آپ کے ذریعہ قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے چھ صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت آپ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۱۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴